تعلیم الزکوٰة

طبع فی المطبع الشاهجهانی الواقع

فی بلدة بهوپال المحمیة

فی سنة ١٣١١ھ

باادارة الحافظ کرامة الله سلمه الله وعافاه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہٗ اما بعد یہ رسالہ ہے
بیان مین زکوۃ کے یہ زکوۃ تیسرا رکن ہے اسلام کا اسکے ترک کرنے والی کا
وہی حکم ہے جو تارک صلوۃ وصوم کا عمدا حکم ہے بلا فرق ابن عباس کہتے ہین
حضرت نے معاذ کو طرف یمن کے بھیجا تھا فرمایا تو پاس ایک قوم اہل کتاب
کے جاتا ہے اونکو طرف اس بات کی گواہی کے بلا کہ لا الٰہ الا اللہ وان محمدا
رسول اللہ اگر وہ اس امر مین تیری اطاعت کرین تو پھر تو اونکو یہ بات جتا دے
کہ اللہ نے اونپر رات دن مین پانچ نمازین فرض کی ہین اگر وہ اسکو مان لین
تو پھر اونکو یہ بتا دے کہ اونپر صدقہ دینا یعنی زکوۃ واجب ہے یہ زکوۃ اونکی

تونگرون سے لیکر اون کے فقیرون پر پہیردی جائیگی الحدیث متفق علیہ
معلوم ہوا کہ جس شہر کی زکوٰۃ ہو اوسکو اوسی شہر مین خرچ کرے دوسری
جگہہ نہ بہیجے مگر اوسی صورت مین کہ یہان کے خرچ سے فاضل پڑے حدیث
طویل ابوہریرہ مین آیا ہے کہ جو شخص سونے چاندی کی زکوٰۃ نہین دیتا ہے
اوسکو دن قیامت کے اوسی زر و سیم کی تختیون سے جہنم کی آگ مین گرم کرکے
پہلو پیشانی پشت کو داغ دینگے اور بار بار پچاس ہزار برس کے دن تک گرم
کرکرکے داغین گے یہان تک کہ سب بندون کا فیصلہ ہو اسی طرح جو اونٹ
اور گاؤ اور بکری کی زکوٰۃ نہ دیگا اوسکو وہ جانور اپنے سمون سے ایک ہموار
میدان مین کچلین گے پچاس ہزار برس تک رواہ مسلم بطولہ اور کسی کو اوسکا
مال بے زکوٰۃ گنجا سانپ بنکر دونون جبڑون سے ڈسیگا اور کہیگا مین تیرا
مال اور خزانہ ہون رواہ البخاری ابوبکر صدیق نے کہا تہا واللہ مین اوس سے
جنگ کرونگا جو نماز و زکوٰۃ مین فرق کریگا یہ زکوٰۃ مال کا حق ہے متفق علیہ یعنی
جس طرح کہ نماز بدن کا حق ہے **ف** امام کی طرف سے جب زکوٰۃ اوگہانیوالا
آوے تو زکوٰۃ دینے والا اوسکو راضی رکہے رواہ مسلم پوچہا وہ تو ہمپر ظلم کرتے
ہین فرمایا ارضوا مصدقیکم وان ظلمتم یعنی تم اونکو خوش رکہو گو تمپر ظلم ہو
رواہ ابو داود اور خوف تعدی سے مال چہپانے کو منع فرمایا ہے اور جو عامل
حق سے مال اوگہاتا ہے وہ مثل غازی کے راہ خدا مین ہوتا ہے رواہ الترمذی

عائشہؓ نے رفعاً کہا ہے نہین زکوۃ کسی مال مین کبھی ملکر اوسکو برباد کر دیتی ہی۔ رواہ البخاری فی تاریخہ جب تجہپر زکوۃ واجب ہوئی اور تو نے نہ دی تو وہ حرام اوس مال حلال کو ہلاک کر ڈالتا ہے ائمہ ثلثہ کہتے ہین کہ عین مال زکوۃ مین نکالے قیمت نہ دے احمد نے کہا خلط زکوۃ کا مطلب یہ ہے کہ آسودہ حال و توانگر ہو کر زکوۃ لے کیونکہ یہ تو فقراء کے لیے ہوتی ہے اب اسکا مال برباد جائیگا شوکانی رح کہتے ہین بہت سے اہل علم نے ایسے اموال پر زکوۃ واجب کر دی ہے جسکو اللہ نے فرض نہین کیا بلکہ حضرتؐ نے برخلاف اوسکے تصریح کی ہے جیسے فرمایا کہ غلام و اسپ مین زکوۃ نہین ہے صحابہ کے پاس اموال و جواہر و تجارات و خضراوات تھے لیکن حضرتؐ نے اونکو حکم زکوۃ نکالنے کا نہین دیا نہ اونسے ان اموال کی زکوۃ طلب فرمائی اگر انمین زکوۃ فرض ہوتی تو ضرور بیان فرماتے انتہے زکوۃ مالک مکلف پر واجب ہے نہ ولی یتیم و مجنون پر ورنہ پھر سائر تکلیفات کا انپر واجب ہونا چاہیے جیسے نماز روزہ حج

بیان زکوۃ حیوان کا

یہ زکوۃ فقط اونٹ گائے بکری پر واجب ہے نہ کسی اور جانور پر جیسے گھوڑا خچر گدہا پانچ اونٹ مین ایک بکری ہے پھر ہر پانچ مین ایک بکری پچیس اونٹ تک پھر پچیس اونٹ مین ایک بنت مخاض[۱] یا ایک ابن لبون[۲] پھر ۳۶ مین ایک بنت لبون[۳] اور ۴۶ مین ایک حقہ[۴] اور ۶۱ مین ایک جذعہ[۵] اور ۷۶ مین دو بنت لبون

۱ بنت مخاض یعنی مادہ یکسالہ
۲ ابن لبون نر دو سالہ
۳ بنت لبون مادہ دو سالہ
۴ حقہ مادہ سہ سالہ
۵ جذعہ ... چہار سالہ

اور ۹۱ مین دو حقے ۱۲۰ تک پہر جب زیادہ ہون تو ہر چالیس مین ایک بنت لبون
اور ہر ۵۰ مین ایک حقہ یہ تفصیل کتاب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین رفعا
آئی ہے ابن حزم نے کہا ہے یہ کتاب نہایت صحیح ہے ابوبکر نے اس کتاب
پر سامنے علما صحابہ کے عمل کیا تہا کسی نے مخالفت نہ کی وصححہ ابن حبان ف
۳۰ گاؤ مین ایک تبیع یا تبیعہ ۴۰ گاؤ مین ایک مسنہ پہر جب چالیس سے زیادہ ہون
تو کچہہ نہین یہان تک کہ ستر ہون تب ۷۰ مین ۸۰ تک ایک تبیع و مسنہ ہے اور
۸۰ مین دو مسنہ پہر اسی طرح یہ تفصیل حدیث معاذ بن جبل مین آئی ہے رواہ احمد
واہل السنن وابن حبان والحاکم وصححاہ ابن عبد البر نے استذکار مین کہا ہے کہ علما
کا اسمین کچہہ اختلاف نہین ہے بلکہ سب کا اس نص پر اجماع ہے ف ۴۰ گوسفند
مین ایک بکری ہے ۱۲۰ تک پہر اوسمین دو بکریان ہین ۲۰۰ تک اور ۲۰۱ مین
تین بکریان ہین ۳۰۰ تک پہر ۴۰۰ مین چار بکریان ہین پہر ہر ایک سو مین ایک
بکری یہ تفصیل حدیث انس و ابن عمر مین ہے اخرجہ احمد والبخاری ورواہ احمد
والترمذی وحسنہ شوکانی رح کہتے ہین اسپر اجماع ہوچکا ہے ھ متفرق انعام
کو جمع اور مجتمع کو بخوف زکوۃ متفرق نکرے اور جو شے مقدار فرض سے کم ہو اوسپر
کچہہ زکوۃ نہین ہے اور نہ اوقاص پر یعنی جو درمیان دو فریضے کے ہو اور دو
خلیط یعنی شریک باہم برابر تقسیم کرلین ھ زکوۃ مین لینا بوڑہے اور عیب دار
اور کانے اور بچے اور بیمار اور خردسال اور خانہ پرور اور نر اور بانجہ جانور کا

ثابت ہے یہ شرح حدیث ابوبکر و کتاب عمر میں نزدیک ابوداود و طبرانی کے
بسند جید آئی ہے **ف** سونے چاندی پر جب ایک سال گذر جاوے تو
چالیسواں[عه] حصہ دے نصاب سونے کی ۲۰ دینار[عه] اور چاندی کی ۲۰۰ درہم[عه]
ہیں اسکو احمد و اہل سنن نے علی مرتضیٰ سے رفعاً روایت کیا ہے اور
بخاری نے اسکو صحیح کہا ہے اس سے کم مقدار میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے
زیور کی زکوٰۃ میں مختلف حدیثیں آئی ہیں اختلاف سے نکلنا اچھا ہے جواہر
گران قیمت اور اموال تجارت پر زکوٰۃ نہیں اور نہ کرایہ کے جانوروں اور
گھروں پر **ف** گیہوں اور جو اور جوار اور کھجور خشک اور زبیب پر دسواں
حصہ واجب ہے زمین مکن پر کچھ نہیں ہے ہاں زمین چاہی پر نصف عشر اور
بارانی پر ایک عشر ہے نصاب اسکے پانچ وسق ہیں وسق ساٹھ صاع کا ہوتا
ہے ایک گھر والوں کو اتنا مقدار ایک سال کو کفایت کرتا ہے اقل اہل بیت
میاں بی بی خادم بچہ ہے اور غالب قوت انسان کا ایک رطل یا ایک مد
طعام ہوتا ہے اس حساب سے پانچ وسق سال تمام کو کافی ہو سکتے ہیں اور کچھ
بچ رہتا ہے جو سالن وغیرہ کے کام میں آسکتا ہے اس مقدار سے کم میں
زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ ترکاریوں میں ہاں شہد میں عشر واجب ہے اور پیشگی
دینا زکوٰۃ کا جائز ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس سے ایک سال
کی زکوٰۃ پیشگی لیلی تھی **ف** امام پر واجب ہے کہ ہر جگہ کے تونگروں سے

عه یعنی ۲۰۰ درہم ۱۲
عه یعنی ۲۰ مثقال ۱۲
عه یعنی پانچ درہم ۱۲
عه یعنی ... اور دار زکوٰۃ ... میں ۱۲

زکوۃ لیکر اوسی جگہہ کے فقرا کو دیوے یہ حکم حدیث ابی حنیفہ مین نزدیک ترمذی
کے بسند حسن رفعاً آیا ہے صاحب مال نے جب بادشاہ کو زکوۃ دیدی تو وہ
بری الذمہ ہوگیا اگرچہ بادشاہ ستمگر ہو یہ حکم حدیث ابن مسعود مین نزدیک
شیخین کے رفعاً آیا ہے جمہور اسی طرف گئے ہین اور کہا ہے کہ زکوۃ ادا
ہوجاتی ہے گو بادشاہ عادل ہو یا جائز خواہ غیر مصرف مین صرف کرے

بیان مصارف زکوۃ کا

مصارف زکوۃ کے آٹھہ ہین اللہ نے خود بیان ان مصارف کا فرمادیا ہے
کسی نبی وغیر نبی پر اوسکو ملتوی نہین رکہا فرمایا انما الصدقات للفقراء و
المساکین والعاملین علیہا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین وفی
سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ واللہ علیم حکیم یہ آٹھہ نوع ہوسے
ایک فقیر جس کے پاس نہ مال ہو نہ پیشہ یہ قول شافعی کا ہے یا نصاب سے
کم یا بقدر نصاب کے مگر غیر نامی اور وہ بہی کسی حاجت مین مستغرق ہو
یہ قول ابو حنیفہ کا ہے دوسرا مسکین جسکے پاس مال یا حرفہ ہے لکن کافی نہین
ہوتا قالہ الشافعی یا وہ جس کے پاس کچہہ نہین ہے اور روٹی کپڑے کے
لیے محتاج سوال ہے وبہ قال ابو حنیفہ رح تیسرا عامل اوسکو بقدر اوس کے
عمل کے دینا چاہیے خواہ فقیر ہو یا غنی اہل علم اسی پر ہین چوتہا مؤلفۃ القلوب
یہ دو طرح پر ہین ایک وہ کہ مسلمان ہوگیا ہے مگر نیت اوسکی ضعیف ہے یا

صاحب شرف ہے اوس کے دینے مین طمع اورون کے مسلمان ہونے
کی ہے اصح مذہب شافعی پر انکو دینا چاہیے ابو حنیفہ نے کہا انکا سہم ساقط
ہے بسبب غلبۂ اسلام کی مین کہتا ہون اگر علت سقوط کی یہی ہے تو اب
دینا چاہیے بسبب غربت اسلام کے پانچوین گردن چھڑانے مین جیسے مکاتبین
کو نزدیک شافعیہ و حنفیہ کے دینا چاہیے چھٹا غارم یعنی وہ شخص جو قرضدار ہے
اور مالک ایسے نصاب کا نہین ہے جو قرض سے فاضل ہو یا اوسکا مال اوکو نہیں
آتا ہے لکن اودنسے لے نہین سکتا قاله ابو حنیفة شافعی نے کہا قرضدار
دو طرح پر ہین ایک وہ شخص جسنے اپنی جان کے لیے قرض لیا غیر معصیت مین
اظہر یہ ہے کہ اسمین حاجت شرط ہے یا باہم صلح کرانے کے لیے قرض لیا ہے
تو اوسکو بھی باوجود غنا کے دینگے ساتوین راہ خدا مین یعنی مراد اس سے نزدیک
ابو حنیفہ رح کے غازی لوگ ہین جنکو مال فیی نہین ملتا ہے اور شافعی کے
نزدیک انکو باوجود غنا کے دینا چاہیے مین کہتا ہون اگرچہ غالبا مراد راہ
خدا سے جہاد ہوا کرتا ہے لکن لفظ عام ہے تو جس چیز پر عرفا و شرعا و لغۃ
لفظ فی سبیل اللہ صادق آئیگا وہ جگہہ بھی مصرف زکوۃ کی ہو سکتی ہے خصوصا
اوس حالت مین کہ جب یہ سب انواع میسر نہ آسکین جس طرح کہ حال اس
زمانے کا ہے واللہ اعلم جیسے عمارت مساجد و ربط و خانقاہات و صراط و حفر
بیر و نشر مصاحف و کتب تفسیر حدیث و نحوہا آٹھوان ابن السبیل یہ وہ شخص ہے

جو مسافر ہو اور اپنے مال سے منقطع ہو گیا ہے یہ نزدیک حنفیہ کے ہے یا کسی
حاجت کے سبب سے سفر کو جانا چاہتا ہے یہ نزدیک شافعیہ کے ہے ف
ان انواع ہشتگانہ مین اسلام شرط ہے نزدیک اہل علم کے اور نزدیک
شافعی کے استیعاب انکا واجب ہے یعنی آٹھون قسمون کو دے اگر عامل
موجود ہو یہ نکرے کہ بعض انواع کو دے اور بعض کو نہ دے اور یہ برابری درمیان
آٹھون قسم کے واجب ہے نہ درمیان آحاد انواع کے اور نزدیک امام ابو
حنیفہ کے اگر سارا مال زکوۃ کا ایک ہی نوع مین صرف کر دے یا ایک ہی
شخص مین تب بھی جائز ہے مین کہتا ہون مذہب شافعی کا اس جگہہ مشکل ہے
اس لیے کہ میسر آنا انواع ہشتگانہ کا اس زمانے مین دشوار ہے ولہذا
غزالی نے کہا ہے کہ اس موقع پر مذہب حنفی پر عمل کرنا ہو سکتا ہے امام مالک
نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک تقسیم صدقات مین یہ بات ہے کہ والی امر اس
باب مین اجتہاد کرے جس نوع مین حاجت و عدد کو بیشتر پائے مطابق اپنی
رای کے بقدر حاجت اوسکو دے پھر بعد ایک سال یا دو سال یا زیادہ کے
دوسری نوع کی طرف نقل کرے غرضکہ حاجت و عدد پر نظر رکھکر بانٹے پھر
کہا ہے وعلی ہذا ادرکت من ارضی من اہل العلم انتہی شوکانی رح نے کہا ہے کہ ائمہ
تفسیر و حدیث و فقہ و کلام نے اصناف ثمانیہ پر طول کلام کیا ہے کہ کس نوع
مین کیا معتبر ہے لکن حق بات یہ ہے کہ معتبر صدق وصف کا ہے شرعا یا لغتہ

جس کسی شخص پر یہ بات صادق آئی کہ وہ فقیر ہے تو وہی اوسکا مصرف ہے
یہی حال باقی اوصاف کا ہے اور جب کسی وصف کی حقیقت شرعیہ
ہاتھہ نہ آئی تو رجوع طرف مدلول لغت کے کرے اور اوسی کو تفسیر جانے اور
جو شروط و اعتبارات اہل علم نے کیے ہیں اگر وہ مدلول لغت یا شرع مین
داخل ہون یا کوئی دلیل اونپر دلالت کرتی ہو تو وہ معتبر ٹہیرین گے ورنہ ایسی
شرط و اعتبار کا کچھہ اعتبار نہین ہے انتہے **ف** زکوٰۃ لینا بنی ہاشم اور
اون کے لونڈی غلامون پر حرام ہے بدلیل حدیث ابو ہریرہ مرفوعاً انا لا تحل
لنا الصدقة یہ حدیث صحیحین مین ہے اور حدیث ابو رافع مین فرمایا ہے ان
الصدقة لا تحل لنا وان موالی القوم من انفسهم اخرجه احمد وصححه الترمذی
وابن حبان وابن خزیمہ ابن قدامہ نے کہا ہے ہکو اس مسئلے مین خلاف
کسی اہل علم کا معلوم نہین ہے اور ابن رسلان نے اسپر اجماع نقل کیا ہے
مراد بنی ہاشم سے اولاد علی و عقیل و جعفر و عباس ہے انکے موالی بھی انہین کے
حکم مین ہین **ف** تونگر و قوی و مکتسب کو زکوٰۃ کا لینا حرام ہے تقدیر غنا مین
کئی روایتین آئی ہین ایک یہ کہ صبح و شام کا کھانا موجود ہو دوسری یہ کہ
ایک اوقیہ یا پچاس درہم رکھتا ہو سو انمین کچھہ تخالف نہین ہے اس لیے
کہ لوگ متفرق الحال ہوتے ہین اور ہر کوئی ایک طرح کا کسب رکھتا ہے جسکو
چھوڑ نہین سکتا مثلاً حرفے والا معذور ہے جب تک کہ آلات حرفہ نیار ہے کسکا

معذور ہے جبتک کہ آلات کشتاورزی نہون تاجر معذور ہے جبتک کہ
سرمایہ نہ ملے یا مجاہد کا رزق صبح وشام وہی ہے جو غنیمت سے ملے جس طرح
کہ گذران اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہی تو ضابطہ اس جگہہ
ایک اوقیہ یا پچاس درہم ہین اور جو شخص حمال ہے کہ بازار سے سامان لاد کر
لاتا ہے یا ہیزم فروش ہے یا مانند اوس کے تو ضابطہ اس جگہہ طعام صبح
وشام ہے **ف** موطا مین رفعا کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا غنی کو صدقہ
حلال نہین ہے مگر پانچ شخصون کو ایک غازی راہ خدا مین دوسرا عامل
تیسرا قرضدار چوتہا وہ جسنے اپنے مال سے اوسکو خرید کیا ہے پانچوان ہمسایہ
مسکین جسکو صدقہ دیا گیا اور اوس نے کسی کو ہدیے مین بہیجا مسوی مین کہا
ہے کہ صورت تبدل ایدی مین کچہہ خلاف نہین ہے اسی طرح عامل و
ابن السبیل مین اور غارم و غازی گو غنی ہون اون کو صدقہ حلال ہے
نزدیک شافعی کے اور ابوحنیفہ رح کے نزدیک جبکہ دونون فقیر ہون ظاہر
قرآن ہمراہ شافعی کے ہے اس لیے کہ اللہ نے انکو قسیم فقیر ومسکین کیا ہے
واللہ اعلم **ف** صدقہ فطر کا طرف سے غلام اور آزاد مرد اور عورت اور اولاد
خرد وکلان مسلمین کی طرف سے ایک صاع قوت معتاد کا ہے یا نصف صاع
اور وجوب اوسکا سید عبد اور منفق صغیر ونحوہ پر ہے نماز عید سے پہلے نکالے
اور جو شخص ایک رات دن کی قوت سے زیادہ نپاوے اوسپر فطرہ واجب نہین

مصرف اس صدقہ کا وہی مصرف زکوٰۃ ہے تمام ہوا یہ رسالہ ایک پاس دن میں ہفتم جمادی الآخر
سنہ ۱۳ ہجری روز دوشنبہ کو والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

ہم نے بیان ابنیہ خمسہ اسلام کا رسالہ ضوء الشمس میں اور بیان ارکان اربعہ
اسلام کا رسالہ بذل النعمہ میں کیا ہے تفصیل ان احکام کی اون رسائل
سے معلوم کرنا چاہیے اس کے بعد رسالہ الحج کو اسکا ضمیمہ کیا جائیگا انشاء اللہ
تعالیٰ پھر رسالہ ایمان کا یہ سب رسائل شش گانہ دو دو چار چار ورق میں
حسب فرمائش مولوی عبدالمجید دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ لکھے گئے ہیں فقط

اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا
واجرنا من خزی الدنیا وعذاب
الآخرۃ وصلی اللہ علی سیدنا
محمد وآلہ وصحبہ و
بارک و
سلم